ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۱

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند

نمبر ۹	مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۳

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تشریف آوری

قادیان ۹ - جون حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ آج ۱½ بجے کے قریب بذریعہ موٹر پالم پور سے تشریف لائے خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے ۔

کیا حکومتِ پنجاب ہندوستان میں خون کی ندیاں چلوانا چاہتی ہے؟

ہم کل کے اخبار میں لکھ چکے ہیں ۔ کہ پیر کے روز شام کے چھ بجے کے قریب حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب جبکہ وہ اپنے گھر جا رہے تھے ۔ ایک احراری نے ایک مضبوط لاٹھی سے جس پر دھات کا سم چڑھا ہوا تھا حملہ کیا ۔ اور دو شدید ضربات لگائیں ۔ اور جس مقام پر لگائی ہیں ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اس بدبخت کا ارادہ قتل کرنے کا تھا ۔ دونوں ضربوں سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ دراصل سر پر چوٹ کرنا مدنظر تھا ۔ مگر چونکہ آپ سائیکل پر تھے ۔ لٹھ کے گرتے گرتے آپ آگے چلے گئے ۔ اور لٹھ پیٹھ پر پڑا ۔ اس وقت آپ اتر کر جب حملہ آور کی طرف ہوئے ۔ تو اس نے دوسری ضرب پھر سر پر ہی ماری لیکن آپ نے اسے ہاتھ پر روکا اور کلائی پر پانچ چھ انچ لمبا نہایت سخت نیل کا نشان اس سے پڑ گیا ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ لٹھ نہایت مضبوط تھا ۔ اور ضرب نہایت شدت سے لگائی گئی تھی ۔

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اس نے آپ کی جان بچالی ۔ ورنہ حملہ آور نے اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں برتی

اسی دن جیسا کہ اخبار میں شائع ہو چکا ہے۔ ایک اور احمدی پر بھی احرار نے بر سر بازار حملہ کیا۔ اور اسے زد و کوب کیا۔ ایک ایسی جگہ پر جہاں پولیس موجود ہے۔ اس قسم کی وارداتیں ہونا اور کوئی کارروائی نہ ہونا صاف بتاتا ہے۔ کہ اس تمام کارروائی کے پیچھے کوئی طاقتور ہاتھ کام کر رہا ہے۔ ورنہ کس طرح ممکن تھا۔ کہ اس طرح علی الاعلان خونی حملے کئے جائیں۔ اور شرارتی کوئی خوف نہ کریں۔

لاہور میں شہید گنج کے موقعہ پر دو دنوں میں حکومت فوج اور اسلحہ کی نمائش کر دیتی ہے۔ اور بڑے سے بڑے افسر فوراً جا پہونچتے ہیں۔ لیکن قادیان میں دو سال سے زائد کا عرصہ ہونیکو آیا ہے۔ مگر حکومت کے ذمہ وار افسروں میں سے کوئی نہیں پہونچتا۔ نہ خود آکر تحقیق کی جاتی ہے۔ اور نہ ان امور کا کوئی علاج کیا جاتا ہے۔ آخر حکومت اس تمام کارروائی کا کیا مطلب لیتی ہے۔ کیا اس کے نزدیک یہی ذرائع امن کے قیام کے ہیں۔ اور کیا انہی ذرائع سے وہ رعایا کے دلوں میں حکومت سے محبت پیدا کرنیکی کوشش کر سکتی ہے۔

احمدیوں کی جو آج حالت ہے۔ اس کا اندازہ وہی کر سکتا ہے۔ جس کے دل میں شرافت اور محبت کے جذبات ہوں۔ شریر اور سنگدل آدمی اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ ان کے مقدس مقام میں آکر دشمن یہ شرارتیں کر رہا ہے۔ اور وہ صبر سے کام لے رہے ہیں۔ مگر صبر کی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ جب یہ خبر باہر پھیلیگی تو لازماً سب احمدیوں میں غیظ و غضب کا ایک طوفان پیدا ہوگا۔ احراری جو کھیل کھیل رہے ہیں۔ وہ دو طرفہ کھیلا جا سکتا ہے۔ اگر بعض پر جوش احمدیوں نے باوجود اپنے امام کی تعلیم کے احرار کے لیڈروں پر حملہ کیا۔ تو غالباً اس وقت کئی حکام کو قانون کی حرمت کا خیال پیدا ہوگا۔ اور احرار بھی امن اور قانون کے احترام کا راگ گائینگے۔ لیکن امن کے قائم کرنے کے ذرائع ہوتے ہیں۔ اگر حکام اور احرار انکی طرف توجہ کریں گے۔ تبھی امن قائم ہوگا۔ ورنہ اس قسم کی وحشیانہ اور پاجیانہ حرکات کبھی اچھا نتیجہ پیدا نہیں کر سکتیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بالا حکام اپنی ذمہ واری کو محسوس کرتے ہوئے ایسے حکام کو جلد اس علاقہ سے تبدیل کرینگے جو اس قسم کی حرکات پر احرار کو اکسا رہے ہیں۔ اور انکی ہر ناجائز ذریعہ سے مدد کر کے انکے حوصلوں کو بڑھا رہے ہیں۔ ورنہ نتیجہ خطرناک نکلیگا۔ اور کیا تعجب کہ سارے ہندوستان میں ایسا فساد رونما ہو جس کا دور کرنا حکومت کے اختیار سے باہر ہو۔ اور خواہ مخواہ حکومت کی بدنامی ہو۔ (ایڈیٹر)

احراری کے وحشیانہ حملہ کے خلاف احتجاجی جلسے

قادیان ۹ رجولائی۔ کل وقوعہ کے بعد رات کے ساڑھے نو بجے جماعت احمدیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس جناب میر محمد اسحاق صاحب کے زیر صدارت مسجد نور میں منعقد ہوا۔ جس میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ جناب مولوی عبد المغنی صاحب اور جناب میر صاحب نے پر اثر تقریریں کیں۔ اور احمدیوں کو صبر کرنے اور پر امن رہنے کی تلقین کی۔ نیز ایک قرارداد پاس کی گئی۔ جس میں گورنمنٹ سے استدعا کی گئی۔ کہ وہ اس شرارت اور اشتعال انگیزی کی مکمل اور فوری تحقیقات کر کے اس کے انسداد کے لئے موثر تدابیر عمل میں لائے۔

اس جلسہ کی مفصل روئداد اس پرچہ میں بوجہ عدم گنجائش درج نہیں کی جا سکی۔ جو انشاء اللہ اگلے پرچہ میں دی جائے گی۔

آج ساڑھے تین بجے سی کمپنی ۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی کے ممبروں کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت آنریری لفٹیننٹ صوبیدار میجر سردار نذر حسین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں ملک معظم کی ہندوستانی فوج کے ایک اعلےٰ افسر حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر کمینہ حملہ کیخلاف اظہار رنج و ملال کیا گیا۔ اور کمانڈنگ افسر صاحب بہادر ۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ سے درخواست کی گئی۔ کہ ذمہ وار افسروں کے ذریعہ حملہ آور کو قرار واقعی سزا دلائی جائے۔

اس جلسہ کی قرارداد بھی اگلے پرچہ میں درج کی جائے گی۔

آج سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے کارکنان کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت ماسٹر ملک چند صاحب بوقت چھ بجے شام منعقد ہوا۔ جس میں لالہ سوہن لال صاحب نے ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جو باتفاق رائے پاس ہوا۔ اس میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر جو حملہ کیا گیا ہے۔ اس کے خلاف سخت نفرت کا اظہار کیا گیا۔ اور حکومت سے درخواست کی گئی۔ کہ اس سازش میں جن لوگوں کا ہاتھ ہے۔ ان کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائے۔

خُدا کی لاٹھی

اک ہستی ایسی ہستی ہے جس ہستی کا انباز نہیں
اور اس کے علم سے پوشیدہ کونین میں کوئی راز نہیں
او لاٹھی والے مت اِترا۔ ہاں ڈر جا اُس کی لاٹھی سے
وہ لاٹھی ایسی لاٹھی ہے جس لاٹھی میں آواز نہیں

(حسن رہتاسی)

ایک سو پچیس سال کے ایک احمدی کا انتقال

بابا کریم الدین صاحب ۱۲۵ سال کی عمر پا کر فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی تھے۔ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

خاکسار حکیم محمد قاسم از لالہ موسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۴ھ

قادیان میں احراریوں کا احمدیوں پر کھلم کھلا تشدّد

فتنہ وفساد پیدا کرنے کے لئے بانیٔ جماعت احمدیہ کے فرزند پر لاٹھی سے حملہ

جماعت احمدیہ کو صبر و استقلال کی تلقین

جن بد ارادوں اور منصوبوں کے ماتحت احراریوں نے قادیان میں قدم رکھا تھا۔ ان کو پُورا کرنے کے لئے پہلے دن سے ہی انہوں نے جماعت احمدیہ کے مقدس بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام خاندان اور جماعت احمدیہ کے دُوسرے بزرگوں کے خلاف ناقابل برداشت اور نہایت ہی اشتعال انگیز بدزبانی شروع کردی۔ اور آج تک اس میں اضافہ ہی کرتے چلے جارہے ہیں۔ کوئی ناپاک سے ناپاک الزام نہیں۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور آپ کے خاندان پر نہیں لگایا۔ کوئی گندے سے گندا جھوٹ نہیں۔ جو انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے خلاف نہیں بولا۔ کوئی شرمناک سے شرمناک حرکت نہیں۔ جو انہوں نے جماعت احمدیہ کو اشتعال دلانے کے لئے نہیں کی۔

اس کی غرض محض یہ تھی۔ کہ کسی نہ کسی طرح فساد کرادیں۔ لیکن جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کے تاکیدی ارشادات کے ماتحت سب کچھ برداشت کرتی ہوئی لہو کے گھونٹ پیتی ہوئی۔ اور آہیں بھرتی ہوئی کامل طور پر پُرامن رہی۔ آخر جب اس طرح احراریوں کو فتنہ وفساد پیدا کرنے میں ناکامی ہوئی۔ تو انہوں نے اپنی شرارتوں میں اور اضافہ کر دیا اور کھلم کھلا تشدد پر اتر آئے۔ راہ چلتے معززین کو گالیاں دینا۔ اور ان کی تحقیر کرنا انہوں نے اپنا شغل بنالیا۔ اکیلے دوکیلے احمدیوں پر حملے کرنے شروع کردیئے۔ ایک احمدی کو بلاوجہ اور بلاقصور ایک مکان میں بند کرکے سخت مارا پیٹا۔ اپنی عورتوں کو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کو نہایت فحش اور گندی گالیاں دینے کے لئے کھلا چھوڑ دیا۔ لیکن جب اس طرح بھی ان کا مقصد پُورا نہ ہؤا اور جماعت احمدیہ بالکل پُرامن رہی تو انہوں نے تشدد میں اور آگے قدم بڑھایا۔ صدر انجمن احمدیہ کی ایک چار دیواری روز روشن میں گرادی۔ عیدگاہ کے معاملہ میں بے جا مداخلت کرکے مٹی ڈالنے کا سامان چھین لیا:۔

اس دوران میں ہمیں برابر اطلاعات ملتی رہیں۔ کہ احراری فتنہ وفساد کی آگ بھڑکا ڈالنے کے لئے نہایت ہی اشتعال انگیز منصوبے کررہے ہیں۔ اور وُہ پختہ ارادہ کر چکے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی معزز اور محترم ہستیوں پر حملہ کرکے احمدیوں کے صبر وقرار کو پامال کردیا جائے۔ اور اس طرح وہ فساد کھڑا کیا جائے جس کے لئے ایک عرصہ سے کوشش کررہے ہیں۔ اس پر ہم نے ذمہ دار حکام کو توجہ دلانے کے لئے ایک طرف تو اخبار میں لکھدیا کہ نہایت ادنے طبقہ کے احراری علے الاعلان یہ کہتے ہوئے سُنے گئے ہیں۔ کہ احمدیوں کی واجب الاحترام ہستیوں کے گلے پڑ جاؤ اور ان کی تذلیل کرو تاکہ فساد کھڑا ہو۔ اور دوسری طرف حکام کو اس کے متعلق تحریری اطلاع بھی دے دی گئی :۔

آخر احراریوں کا یہ سوچا سمجھا ہؤا منصوبہ ۸ - جولائی کو برُوئے کار آگیا۔ اور جماعت احمدیہ کی ایک نہایت معزز ومحترم ہستی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر جو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند ہونے کی وجہ سے بلکہ اپنی ذاتی خوبیوں اور اعلٰے صفات کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی آنکھ کا نور ہیں۔ احراریوں نے ایک ایسے آوارہ گرد سے حملہ کرادیا۔ جو پہلے ہی زیر ضمانت ہے۔ جس کا باپ قادیان کی گلیوں میں گداگری کرتا پھرتا ہے۔ اس المناک حادثہ کی خبر جس جس احمدی کے کانوں تک پہونچی۔ دُنیا اس کی آنکھوں میں اندھیر ہوگئی۔ غم والم نے اسے بے تاب کردیا۔ ہر جگہ کہرام مچ گیا۔ بہتوں کی بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ اور وُہ بے اختیار آہیں مار مار کر رونے لگ گئے۔ مگر ایسی قیامت خیز گھڑی میں بھی ہر ایک ظلم کو پُرامن رہ کر برداشت کرنے کے متعلق اپنے امام کی ہدایات ان کی آنکھوں کے سامنے رہیں۔ اور صبر و استقلال کی دُنیا میں انہوں نے ایسی مثال قائم کی جس کا کسی اور جگہ ملنا محال ہے۔

اپنے سینہ میں دل اور دل میں احساس رکھنے والے ذرا غور تو فرمائیں۔ ایک ایسا انسان جو جماعت احمدیہ کے بانی اور پیشوا کا فرزند ہے جس کے متعلق احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ اس کی پیدائش خدا تعالٰے کی بشارتوں کے ماتحت ہوئی۔ جس کے متعلق وُہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ اسے روحانیت کا اعلٰے مقام حاصل ہے اور جس کے پسینہ کی جگہ ہر ایک احمدی اپنا خون پیش کردینا فخر سمجھتا ہے۔ اس پر ایک نہایت ادنے۔ اور ذلیل درجہ کا غنڈا روز روشن میں حملہ کرتا ہے شارع عام میں حملہ کرتا ہے۔ لاٹھی کے ذریعہ اس کے کولے اور کہنی کو مضروب کردیتا ہے۔ اور پھر صحیح وسلامت جائے پناہ میں چلا جاتا ہے۔ اس حادثہ سے ہر ایک چھوٹا بڑا احمدی تلملا اُٹھتا ہے۔ رنج والم سے بے تاب ہوجاتا ہے۔ مگر امن میں ذرا بھی خلل واقعہ نہیں ہوتا۔ بار بار حملہ آور کے متعلق اطلاع ملتی ہے۔ کہ وُہ فلاں مکان میں احراریوں کے پاس بیٹھا ہے۔ مگر یہ اطلاع پولیس میں پہنچا دینے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ کیا یہ صبر کی کوئی معمولی مثال ہے۔ اور کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ میں وُہ رُوح پھُونک دی ہے۔ جو کامیاب ہونے والی مظلوم جماعتوں کے لئے ضروری ہوتی ہے۔

احراریوں نے جماعت احمدیہ پر ظلم و ستم کرنے میں انتہاء کر دی۔ فتنہ پردازیوں اور فساد انگیزیوں میں حد سے بڑھ گئے۔ اور احمدیوں کے دل وجگر کو انہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے نہایت بے رحمی سے کمر باندھ رکھی ہے۔ جماعت احمدیہ نے اس وقت تک صبر کا جو نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ بے نظیر ہے۔ اور آئندہ بھی وہ جس قدر ظلم و ستم میں بڑھ رہے ہیں۔ ہمیں صبر و استقلال میں بڑھنا چاہیئے۔ اور جس قدر اس شکنی اور فتنہ پردازی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ہمیں اتنا ہی زیادہ امن قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا امام اور ہمارا مقتدا ہمیں یہی ارشاد فرماتا ہے۔ اور ہم سے یہی مطالبہ کرتا ہے۔ ابھی گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں ہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد کو جو احراریوں کے مظالم کے شروع ہونے کے وقت سے حضور فرما رہے ہیں۔ ان الفاظ میں دوہرایا۔ کہ

"قربانیاں کرو اپنے نفوس کی۔ اور قربانیاں کرو اپنی عزت و آبرو کی۔ تمہاری غیرت کا مظاہرہ تمہارے ہاتھوں سے نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ان آہوں سے ہونا چاہیئے جو دلوں سے نکلتی۔ اور خدا کے عرش کو ہلا دیتی ہیں۔"

پھر فرمایا:۔

"ہم اس وقت ایسے حالات میں سے گذر رہے ہیں۔ جن میں صبر کا دامن انسان کے ہاتھ سے چھوٹ سکتا ہے۔ مگر میں پھر کہتا ہوں کہ صبر کرو۔ صبر کرو۔ صبر کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے لوگوں کی ہدایت کے لئے دعائیں کرو۔ اگر دعا سے بھی کام نہیں چلتا۔ تو بددعا کرو اور کہو کہ اے خدا ان دشمنوں کو غارت کر"

بس ان مصیبت کی گھڑیوں میں اور ان ابتلا کے ایام میں ہر احمدی کو حضرت امیر المومنین کے مذکورہ بالا ارشاد پر عمل کرنے کے سوا کوئی خیال اپنے دل میں نہ لانا چاہیئے۔ اور صبر و استقلال کا وہ نمونہ دکھانا چاہیئے۔ کہ ایک طرف تو دنیا کے ہر شریف انسان کے دل میں ہماری مظلومیت کے ساتھ ہی ہمارے استقلال کا احساس پیدا ہو جائے۔ اور دوسری طرف ہماری مظلومیت

ایبٹ آباد خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ کی نذر ہو گیا

گذشتہ موسم سرما کا واقعہ ہے۔ یہاں مولوی جلال الدین صاحب شمس نے کمپنی باغ میں درس القرآن جاری کیا۔ سعید الفطرت لوگوں نے آیات قرآنی کی دلکش آواز سن کر توجہ شروع کی۔ ملا محمد اسحاق امام مسجد ایبٹ آباد نے لوگوں کو درس میں شامل ہونے سے روکنے کے لئے درس گاہ کے بالکل قریب کھڑے ہو کر ہمیں دجال اور کافر وغیرہ کہنا شروع کر دیا۔ اور اس طرح ڈپٹی کمشنر ایبٹ آباد نے ۱۹۳۴ء میں جو عہد نامہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کرایا تھا۔ اس کی صریح خلاف ورزی کی جانے لگی۔ وہ لا تسمعوا لھذا القرآن والغوا فیہ کا پورا نظارہ تھا۔ ہم نے یہ معاملہ حکام بالا تک پہنچایا لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اور فیصلہ کیا تو یہ کہ کمپنی باغ میں کوئی بغیر اجازت لیکچر نہیں دے سکتا۔ آخر کار ہمیں یہ معاملہ خدا تعالیٰ کے سپرد کر کے درس کو بند کرنا پڑا۔ لیکن ملا اسحاق روز بروز ایذا رسانی اور دشنام دہی میں بڑھتا گیا۔

کوئٹہ کے تباہ کن زلزلہ اور پشاور وغیرہ کے حادثات آتشزدگی کی خبریں پڑھ کر ہر ایک کے مونہہ سے یہی نکلتا تھا۔ کہ خدا کا قہر نازل ہو رہا ہے۔ لیکن ان مصائب کے اسباب کی طرف مطلق توجہ نہ ہوتی تھی۔

ہم نے زلزلہ کوئٹہ کے متعلق ٹریکٹ جب بیان تقسیم کئے۔ تو اسی ملا نے جامع مسجد میں لوگوں کو یہ ٹریکٹ خاص طور پر سنائے اور کہا کہ مرزائی ایسے عذابوں سے خوش ہوتے ہیں۔ ہمیں یہ ٹریکٹ حکام بالا کو دکھلا کر مرزائیوں کے خلاف چارہ جوئی کرنی چاہیئے۔

۱۸ جولائی جمعرات کی شام کا واقعہ ہے کہ ملا مذکور نے ہمارے ایک احمدی بھائی عبدالغفور صاحب کو مخاطب کر کے سر بازار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس قدر گالیاں دیں۔ اور اتنا برا بھلا کہا۔ کہ شریف حاضر الوقت کانوں پر ہاتھ دھرتے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔ پھر اس پر اکتفا نہ کر کے کہا۔ تم عذاب عذاب لئے پھرتے ہو۔ اگر مرزا صاحب کی پیشگوئیاں سچی ہیں۔ تو یہاں عذاب کیوں نہیں آتا۔ اور یہ کہ کل جمعہ کو

منبر پر چڑھ کر تمہاری خبر لوں گا۔ لیکن جمعہ کے دن اس نے ایسا نظارہ دیکھا۔ جس نے سب کچھ بھلا دیا۔

آگ جس وقت مسجد کو لگی شروع ہوئی تو یہیں پاس موجود تھا۔ ملٹری فورس نے اندر گھس کر بجھانے کی کوشش کی۔ تو ملا مذکور نے انہیں بوٹوں سمیت اندر گھسنے سے روکا۔ اس پر ملٹری والوں نے بوٹوں کی ٹھوکروں سے ملا مذکور کی خوب گت بنائی پھر پولیس والوں کے حوالہ کر دیا۔ اس طرح انی مھین من اراد اھانتک کا نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کے خلاف گستاخی کرنے کے نتیجہ میں چند گھنٹہ کے اندر اندر اس نے دیکھ لیا۔ جمعہ کی صبح کو جبکہ لوگ ابھی خواب راحت میں ہی تھے۔ کہ یکایک آتشزدگی شروع ہوئی۔ لوگ خوفزدہ ہو کر چاروں اطراف سے آئے۔ تو دیکھا کہ ایبٹ آباد کے وسطی چوک نے دہشتناک صورت اختیار کر رکھی ہے۔ آگ چاروں طرف نہایت سرعت سے پھیلتی جا رہی تھی۔ اس کے بعد سارا دن اس ہولناک منظر نے عذاب الٰہی مسلط کئے رکھا۔

بازار کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ کوئی دوکان نہیں۔ جو آگ کی نذر ہونے سے رہ گئی ہو۔ چاروں طرف آخری کناروں تک آگ پہنچی۔ سوائے اس کونے کے جہاں محلہ قصاباں ہے۔ اور جس میں مسجد احمدیہ واقع ہے۔ آگ جب مسجد احمدیہ سے جو ایک خام مکان ہے۔ اور جامع مسجد کے قریب ہی شرقاً غرباً واقع ہے۔ چند گز کے فاصلہ پر رہ گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہوا چلا کر آگ کو حکم دیا۔ کہ بس اب اپنا رخ بدل لے۔ کیونکہ اس سے آگے میرے مسیح کے غلاموں کی عبادت گاہ ہے۔ آگ نے فوراً حکم مانا اور ہماری مسجد کی طرف کا راستہ چھوڑ کر اسلامیہ سکول وغیرہ کا راستہ لیا اور انجمن اسلامیہ کی کل کی کل جائداد کو (جس کا ماہوار کرایہ ایک ہزار سے زائد آتا تھا) آناً فاناً تباہ کر دیا۔ ہماری مسجد کے

سامنے سڑک چھوڑ کر دوسری طرف ایک کوز گڑھ تھا۔ جہاں احمدیت کے بدترین دشمن رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے مکانوں کو پہلے ڈائنامیٹ سے اڑا دیا۔ پھر آگ نے اپنا غصہ نکالا اور رات تک ان کے گرے ہوئے مکانوں سے شعلے نکلتے رہے ؎

اس وقت شہر کا یہ سماں ہے۔ کہ ایبٹ آباد جو کہ پُر رونق اور موسم گرما میں امراء کے لئے قیام گاہ تھا۔ اجڑے ہوئے کھنڈرات کا ماتم خیز منظر ہے۔ کئی سو مکانات اور اعلےٰ عمارتیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ آگ ایک سبزی فروش کے گیس لیمپ کے پھٹ جانے سے شروع ہوئی۔ اور آن کی آن میں ہزاروں کو قلاش بنا گئی ؎

مالی نقصان کا اندازہ لگانا ناممکن ہے ہاں دو تین جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ جن میں سے ایک احمدیت کا بدترین دشمن ایک عرائض نویس ہے۔ جس نے اخبار "احسان" اور "زمیندار" کے احمدیت کے خلاف مضامین کی تشہیر احاطۂ کچہری میں روزانہ کرنا اپنا معمول بنا رکھا تھا۔ اور کہا کرتا تھا۔ کہ مجھے خدا نے احمدیت کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے پیدا کیا ہے

اس جانکاہ حادثہ میں جہاں ہماری دلی ہمدردی ان مصیبت زدگان سے ہے۔ جو اس وقت ناگہانی آفت کا شکار ہوئے۔ وہاں ہمارے لئے اس امر کا اظہار کئے بغیر بھی چارہ نہیں۔ کہ اس عذاب الٰہی کی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام سے غفلت اختیار کر لی گئی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر گامزن ہونے کی بجائے اس کے خلاف رویہ اختیار کر لیا گیا۔ اس بات کا ذمہ وار مولویوں کا گروہ ہے اہل بصیرت کے لئے ایک نکتہ قابل غور ہے اور وہ یہ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخالفین احمدیت کی فتنہ بازیوں اور شرارتوں کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کو سات ہفتوں تک روزے رکھنے کا حکم دیا تھا۔ ساتواں روزہ یکم مئی ۱۹۳۵ء جمعرات کی شام کو ختم ہوا۔ اس کے پورا ایک ماہ گزرنے کے بعد خدا تعالیٰ نے سب سے پہلا نشان جو دکھایا وہ کوئٹہ کا زلزلہ تھا۔ اور جو جمعہ کی صبح کو رونما ہوا۔ اس کے بعد آج تک کوئی جمعہ خالی نہیں گیا۔ جو اللہ تعالیٰ کا قہر دنیا پر نازل نہ ہوتا ہو۔ راولپنڈی کو آگ لگی جمعہ کا دن تھا۔ پشاور کو آگ لگی جمعہ کا دن تھا۔ احمد آباد کو آگ لگی جمعہ کا دن تھا۔ اب یہاں ایبٹ آباد میں آگ لگی تو جمعہ کا دن تھا۔ کافر کا مجھ سے پوچھو خاطرہ ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نامہ نگار از ایبٹ آباد

مظالم اور مصائب کے ہجوم میں دردِ دل کا اظہار

از جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

مرے پیارے مسیح قدسی جہاں میں تو اک نشاں رہے گا۔
وہ کون دنیا میں اور کہاں ہے جو ہوگا تجھ کو مٹانے والا
کہاں یہ ممکن کہ نکلے سورج۔ تو روک دے اس کو رات کالی
عبث ہے کوشش مخالفوں کی کہ تیرا نقصاں وہ کر سکیں گے
تیرے مقابل یہ شور و شر سے نہ بڑھ سکیں گے زبان والے
تو مٹنے والا نشان نہیں ہے تو حق ہے اور بے نشاں نہیں ہے
تری وہ ہستی ہے ذو العجائب کہ لاکھوں عالم ہیں اس میں پنہاں
فنا بقا کا ہر ایک منظر جمال تیرا جلال تیرا
جہاں میں برپا ہے شورِ محشر اثر یہ دورِ جدید کا ہے۔
عدو کے حملے جو روز و شب ہیں۔ یہ تیری طاقت کے امتحاں ہیں
زمانہ لاتا ہے کیسے کیسے ترے مقابل ہنر بہ جنگی
کہاں ہے آتھم۔ کہاں ہے ڈوئی۔ کہاں ہے لیکھو نشانِ احمد
سبھی مذاہب پہ پوری حجت جو کی ہے تو نے بیان حق سے
قدوم تیرا نسیم آسا سکوتِ عالم مثالِ غنچہ
جہاں میں ہر سو ہے ذکرِ احمدؑ یہی ہے سب محفلوں میں چرچا
یہ حق کی قرنا بصوتِ نفخہ ہزاروں مردے جلا رہی ہے
یہ احمدیت کا بڑھتے جانا۔ جہاتِ عالم میں پھیل جانا
جو آ رہے ہیں نکل کے ان سے بتائیں کون ان کو لا رہا ہے
شکست دینا ہے اک جہاں کو بتانا ایسا ہے احمدی کا
ہر ایک کوشش مخالفوں نے جو کی مٹانے کو الٹی ان پر
ہے احمدیت کی اک منادی۔ جو شور و شر ان کا ہے جہاں میں
یہ دیکھ کر بھی نشانِ نصرت یہ دیکھ کر بھی نشانِ عظمت
جو پہلے نبیوں کے وقت آئے ہوئے ہیں ظاہر عذاب سارے
ہر اک علامت۔ ہر اک صداقت بہ حقِ صادق عیاں ہوئی ہے
وہ وقت نزدیک آ رہا ہے۔ کہ بادشاہ بھی رجوع کریں گے
یہ قادیانؔ ہے نبی کی بستی۔ یہ تخت گاہِ رسولِ حق ہے
ہزاروں آئیں عذاب دنیا میں لاکھوں برباد شہر بھی ہوں۔
خدا کی قہری تجلیوں کے ظہور کا ہے یہ وقتِ عبرت
نہ بھولا اب تک تھا کانگڑہ اور بہار والا نشانِ قہری
خدا نہ آئے گا باز حملوں سے جب تلک یہ مٹیں نہ فتنے
وہ وقت آتا ہے جبکہ دیر و حرم کے جھگڑے مٹیں گے سارے

مٹیں گے تجھ کو مٹانے والے۔ تو نقشِ حق جاوداں رہے گا
تو وہ ہے جانِ جہاں مسیحا۔ کہ تجھ سے قائم جہاں رہے گا
جو روزِ روشن سے شب بدل دے۔ وہ آپ کیسے نہاں رہے گا
یہ کیا بگاڑے گی خلق تیرا جو رب ترا مہرباں رہے گا
کریں ہزاروں جتن یہ غالب زمین پر آسماں رہے گا
جہاں میں چمکے گا نام تیرا رہے گا جب تک جہاں رہے گا
ہر ایک عالم بشانِ صدقِ رسولِ احمد نشاں رہے گا
خدا نما ہے ہر ایک جلوہ۔ جو دینِ احمد کی جاں رہے گا
نہ ہوگا جب تک یہ دور کامل۔ یہ یوں ہی شور و فغاں رہے گا
بڑھے گا تو جب تلک کہ راہ میں تری کوئی امتحاں رہے گا
کہ تابش میں وہ نشانِ احمدؐ یہ مشغلہ ہر زماں رہے گا
ہر ایک ان سے پچھاڑا تو نے۔ ہر ایک ان سے نشاں رہے گا
ہمیشہ دنیا کی محفلوں میں۔ وہ ذکرِ حسن بیاں رہے گا
لبِ تبسم سے بوئے گل کا۔ یہ نشر تجھ سے عیاں رہے گا
یہ عہدِ نو کی بہار و رونق کا تازہ ہی بوستاں رہے گا
یہ فیضِ احیاء نشانِ احمدؐ مثالِ دریا رواں رہے گا
تمام قوموں کی دشمنی میں یہ معجزہ بس عیاں رہے گا
یہ جذبہ ہے وہ نشانِ صادق جو دشمنوں پر گراں رہے گا
یہ فتحِ احمد کے ہیں نشاں سب یہ سلسلہ ہر زماں رہے گا
یہ راز کیا ہے بتائے کوئی یہ راز کب تک نہاں رہے گا
ہے احمدیت کی فتح ان کا جو وقت نہ بر جا عیاں رہے گا
نہ سوچیں پھر بھی یہ عقل والے تو صدق کیا بے نشاں رہے گا
رہیں گے جاری یہ حملے جب تک یہ کج جہاں بدعناں رہے گا
یہ آسماں اور زمین حقا۔ ہر ایک اس کا نشاں رہے گا
یہ قادیاںؔ کا مقامِ اقدس جہاں میں با عز و شاں رہے گا
خدائے قادر کا ہے یہ وعدہ۔ یہ بلدہ دار الاماں رہے گا
مگر یقیناً یہ شہرِ احمدؐ نبی بہ حفظ و اماں رہے گا
کہیں زلازل کہیں حوادث کا دور و دورہ عیاں رہے گا
کہ کوئٹہ بھی ہوا ہے ویراں۔ یہ صدمہ بھی تا زماں رہے گا
رہے گا قہر و جلال نازل یہ جب تلک کج جہاں رہے گا
حریمِ قدسی کے دارِ وحدت میں شیخ و پیرِ مغاں رہے گا

مغرب اور مسئلہ طلاق

دنیائے مغرب کا اسلامی اصول کی طرف رجحان

ذیل کا مضمون معزز معاصر مسلم ٹائمز لنڈن سے معلومات حاصل کر کے لکھا گیا ہے۔

وہ سیاسی۔ اقتصادی اور معاشرتی اصول و آئین جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل ہادیٔ کامل رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔ ہر زمانہ ہر قرن ہر ملک اور ہر علاقہ کے لوگوں کے لئے شمع ہدایت اور مشعل راہ ہیں۔ ان پر چل کر انسان رفعت اور ترقی پر گامزن ہو جاتا ہے۔ اسلامی اصول کی ہمہ گیری۔ قانونِ قدرت سے کامل مطابقت اور فطرت انسانی سے مکمل موافقت اسی بات سے ثابت ہو جاتی ہے۔ کہ ساکنانِ مغرب جو کل تک اپنی اقتصادی ترقی۔ سائنٹفک ایجادات و اختراعات اور معزدمنہ تمدن کے گھمنڈ میں تمام مذہبی قیود اور پابندیوں سے آزاد نظر آتے تھے۔ آج وہ ناقابلِ تغیر اصولِ اسلامی کے آستانہ پر جبیں سائی کرنے کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ چنانچہ چرچ آف انگلستان کی دو انجمنوں نے جو پانچ سال سے موجودہ مسائل متعلقہ شادی اور طلاق پر غور کر رہی ہیں۔ حسب ذیل ریزولیوشن منظور کیا ہے۔

"ہم یہ بات تسلیم کرتے ہوئے کہ حالاتِ حاضرہ کی وجہ سے ملکی قوانین متعلقہ طلاق میں ترمیم ایک ناگزیر امر ہے۔ چرچ سے متمنی ہیں۔ کہ وہ بھی ایسی ترمیم کی تجاویز پر موافقانہ غور و خوض کے لئے تیار ہو جائے۔ بشرطیکہ کوئی مجوزہ ترمیم شادی کو صرف ایک عارضی تعلق نہ بنا ڈالے۔ اور ازدواجی زندگی کی بنیاد کو زیر و زبر نہ کر دے۔"

اگرچہ اب بھی عیسائی ہر حالت میں ایک مرد کا ایک عورت سے ازدواجی تعلق یسوع مسیح کا قائم کردہ ابدی اور ناقابلِ شکست شادی کا معیار خیال کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی اس بات کے بھی قائل ہوتے جا رہے ہیں۔ کہ قانونِ ملکی میں طلاق کی وجوہ کی توسیع رائے عامہ کی پیدا کی ہوئی ان بےشمار مشکلات کی وجہ سے ضروری اور ناگزیر معلوم ہوتی ہے۔ جو دراصل عیسائی تعلیم کی روح کے خلاف ہے۔ اور یہ امر واضح ہے۔ کہ چرچ یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہا ہے کہ موجودہ حالات کے پیش نظر یسوع مسیح کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنا مشکل بلکہ ناممکن اور اس سے انحراف لازمی اور ناگزیر ہے۔

عیسائی دنیا کا مسئلہ طلاق کے متعلق اصلاحی کوشش کرنا گویا اسلام کی طرف ایک اور قدم بڑھانا ہے۔ جس سے اسلامی اصول کی برتری۔ تفوق اور فضیلت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ واقعات کی روش۔ حالات کی رفتار اور لاتعداد پیچیدگیاں جو عیسائیوں کے انجیلی اصول شادی نے ان کے لئے پیدا کر رکھی ہیں۔ انہیں مجبور کر رہی ہیں۔ کہ وہ مسئلہ طلاق کو نہ صرف ایک اصلاحی تحریک تک محدود رکھیں۔ بلکہ اسے قانونی شکل دے کر رائج کریں۔

انگلستان کے متعلق رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۱۸۹۱ء میں ۱۱ ۱۷۵ شادیوں میں سے صرف ایک کیس طلاق کا ہوتا تھا۔ ۱۹۱۰ء میں ۵۰۳ میں سے ایک اور ۱۹۳۳ء میں یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہر ۹، شادیوں میں سے ایک طلاق ضرور ہوتی ہے۔ اس وقت طلاق شدہ عورتوں کی تعداد ہر سال چار ہزار سے زائد ہوتی ہے۔

عیسائی مذہب کی رو سے طلاق صرف ایک ہی وجہ پر دی جا سکتی ہے۔ اور مغرب میں طلاقوں کی تعداد میں اضافہ ثابت کرتا ہے۔ کہ وہاں اس وجہ کو بہت فروغ حاصل ہے۔ یہ قابل افسوس صورت حالات مردوں اور عورتوں کی خلاف قدرت اور ناپسندیدہ روش آزادی ہے۔ اور ضروری ہے کہ عورتوں اور مردوں کے باہمی روابط کی اصلاح کی جائے۔ ہم صنف نازک کو ادنٰے یا کم رتبہ کا نہیں سمجھتے۔ اور نہ ہی اس کی اقتصادی ترقی کے خلاف ہیں۔ مگر ہم اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ کہ قدرت نے مرد اور عورت کی ساخت میں ایک بنیادی اختلاف رکھ دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کا دائرہ عمل الگ الگ ہے ۔

دونوں صنفوں کا آپس میں بلا امتیاز اختلاط ایسی قبیح اور مذموم حرکات کا باب کھول دیتا ہے۔ جن سے معاشرتی زندگی اور سوسائٹی کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اسلام دونوں صنفوں کو باہمی آزادانہ میل جول سے منع کرتا ہے۔ اور اس طرح عورت اور مرد دونوں کو غیر ذمہ وار اور بے اصول لوگوں کی زد سے بچا لیتا ہے۔ یہ پابندی عورت یا مرد کی ترقی اور جائز آزادی میں قطعاً روک نہیں۔ لیکن یہ امر بھی پسندیدہ نہیں۔ کہ عورت اپنی خوبصورتی کو آزادانہ طور پر بے نقاب کئے پھرے۔ اور اسی طرح نوجوانوں کے زمام انضباط کو ڈھیلا چھوڑ دینا بھی سوسائٹی کے لئے ہرگز فائدہ بخش نہیں ہو سکتا۔ یورپ میں ایسی ناقابل برداشت صورتِ حالات اسی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ کہ وہاں ایسے زریں اصول سے جو اسلام نے پیش کئے ہیں۔ کامل طور پر بے اعتنائی برتی گئی ہے۔ مگر اب چونکہ یورپ پھر اسلامی اصول کا پابند ہوتا نظر آ رہا ہے اس لئے ان تمام سوشل بیماریوں کا جنہوں نے وہاں کے رہنے والوں کی زندگیوں کو تلخ کام بنا رکھا ہے۔ دور ہو جانا عین ممکن ہے ۔

تقرر امرائے جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک تین سال کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے:۔

(۱) کھاریاں ضلع گجرات — چودہری فضل الٰہی صاحب
(۲) انبالہ — عبدالرحمٰن صاحب
(۳) کوئٹہ — چودہری احمد جان صاحب
(۴) سکندر آباد (دکن) — سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب
(۵) منٹگمری — چودہری محمد شریف صاحب وکیل
(۶) ٹانڈہ (معہ بھسوپورہ) — چودہری محمد عبداللہ صاحب اسسٹنٹ ماسٹر
(۷) گورداسپور (معہ اوجلہ۔ غزنی پور) — مرزا عبدالحق صاحب وکیل
(۸) سیالکوٹ — شیخ جان محمد صاحب
(۹) بھیرہ — ملک محمد حسین صاحب آف بھکر
(۱۰) بنوں — میاں غلام حسین صاحب
(۱۱) کیمبل پور — میاں جان محمد صاحب
(۱۲) سرائے عالمگیر ضلع گجرات — منشی یوسف علی صاحب
(۱۳) شروعہ۔ ضلع ہوشیارپور — چودہری چھجو خان صاحب
(۱۴) پٹیالہ — شیخ کرم الٰہی صاحب
(۱۵) سنور (ریاست پٹیالہ) — چودہری عبدی خان صاحب ذیلدار
(۱۶) احمدیہ ایسوسی ایشن بوگنڈا (کمپالہ ہیڈ کوارٹر) — ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب
(۱۷) اٹھوال (ضلع گورداسپور) — چودہری سلطان بخش صاحب

ناظر اعلٰے ۷ رجولائی ۱۹۳۵ء

انبیاء علیہم السلام کی جماعتیں اور ان کے مخالفین

کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی

ابتدائے آفرینش سے یہ دستور چلا آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ جب بھی لوگوں کی رُوحانی اصلاح کے لئے۔ گناہوں کی تاریکی کو زائل کرنے کے لئے۔ اور نور کو پھیلانے کیلئے دُنیا میں اپنے کسی رسول اور برگزیدہ انسان کو مبعوث کرتا ہے۔ تو اس وقت طاغوتی طاقتیں جوش میں آجاتی ہیں۔ ان میں بھی ایک ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جہاں وحیٔ الٰہی اور خدا تعالےٰ کا نور سعید روحوں کو منور کرتا اور ان کے لئے باعثِ ہدایت و رشد بنتا ہے۔ وہاں گندی طبائع کے جوش دکھانے میں طاغوتی طاقتیں مؤید ہوتی ہیں۔

خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والی ہدایت کی مثال اس بارش کی طرح ہوتی ہے جس کے نازل ہونے پر ایک طرف تو عمدہ اور قابل زراعت زمین اعلیٰ اعلیٰ چیزیں اگاتی ہے۔ اور مخلوقِ خدا کے لئے رحمت اور نفع کا موجب ہوتی ہے۔ لیکن دوسری طرف وہ زمین جو ناقص ہوتی ہے۔ اور جس میں زہریلے بیج پڑے ہوتے ہیں۔ وہ نقصان رساں اور بدبودار رُوئیدگی ظاہر کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی وحی جب آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ تو نیک طبائع کے لئے وہ باعث رحمت ہوتی ہے۔ اور انکی روحانی تشنگی بجھاتی ہے لیکن ناپاک اور گندی طبائع اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتیں۔ بلکہ اپنی شوخی اور شرارت میں اور بھی ترقی کرتی ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر آجتک یہ سنت اور طریق جاری ہے۔ کہ جب بھی خدا تعالیٰ کے مقدس اور برگزیدہ انسان دُنیا میں مبعوث ہوئے۔ صداقت کے دشمنوں نے ان کو اور ان کے ماننے والوں کو ہر قسم کی ایذاء اور تکلیف پہونچائی۔ اور اپنے زعم باطل میں یہ گمان کیا۔ کہ ہماری مخالفت اور معاندت سے صداقت مٹ جائے گی۔ لیکن وہ خدا جو اپنے کسی رسول اور برگزیدہ انسان کو دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے۔ اسکی کامیابی کا بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔ اور یہ وعدہ فرماتا ہے۔ کہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ ان اللہ قوی عزیز۔ (المجادلہ) یعنی اللہ تعالےٰ نے جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ اور تمام طاقتیں اور حکومتیں اسکے قبضہ میں ہیں۔ یہ لکھ دیا ہے۔ اور وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ اور اسکے رسول غالب آئینگے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ بہت بڑی طاقتوں والا اور ہر امر پر غالب ہے۔

تاریخ شاہد ہے۔ اور دنیا گواہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا یہ زبردست وعدہ حضرت آدم علیہ السّلام کے زمانہ سے لیکر آج تک بیّن طور پر پورا ہوتا رہا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقابلہ میں نمرود آیا۔ اور اس نے کہا کہ میں ابراہیم کو تباہ کر دونگا۔ مگر خدا نے نمرود کو تباہ کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون نے تعلّی کی۔ اور اپنی طاقت پر گھمنڈ اور ناز کیا اللہ تعالےٰ نے اس کو نیست و نابود کر دیا۔ اور اس کی تمام طاقتیں اور فوجیں بحرِ قلزم میں اس طرح نابود کر دیں۔ کہ گویا دنیا میں کبھی فرعون اور اس کی فوجیں پیدا ہی نہ ہوئی تھیں۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے معاندین اور مخالفین کو خدا نے ایسا تباہ کیا۔ کہ کوئی نام لیوا باقی نہ رہا۔ یہ سب اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ کے کرشمے تھے۔ جو اس نے اپنے انبیاء کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ تو اس زمانہ میں بھی مخالفین اور معاندین نے اپنے دستور کے مطابق آپ کی مخالفت کی۔ اور اپنے زعم باطل میں یہ تصور کر لیا۔ کہ ہم احمدیت کو دُنیا سے مٹا دیں گے۔ مگر خدا تعالےٰ کا وعدہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی آج بھی اسی طرح پورا ہو رہا ہے جس طرح وہ پہلے پورا ہوتا رہا۔ اور باوجود معاندین کے اشد مظالم کے اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور اس کی نصرت سے جماعت احمدیہ روز بروز ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے مامور آسمان سے وحی لاتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک روحانی اور آسمانی پانی ہوتے ہیں جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

اور ان کے معاندین اور مخالفین ایک آگ ہوتے ہیں۔ جو دُنیا کے امن کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ پانی پر آگ کبھی غالب نہیں آسکتی۔ اور اگرچہ پانی آگ سے کتنا ہی گرم ہو جائے۔ پھر بھی جب پانی آگ پر گریگا۔ اسے بجھا دیگا۔ پس یہ مخالفت کی آگ ہمیشہ نہیں رہ سکتی۔ ضرور ایک دن آئے گا جب بجھیگی۔ اور دُنیا میں حقیقی امن اور اطمینان قائم ہوگا۔

(خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل جامعہ)

پراونشل انجمن احمدیہ بنگال اور مقامی انجمن احمدیہ کلکتہ کی امارتوں کا فیصلہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۳۰ر اپریل ۱۹۳۸ء تک پراونشل انجمن احمدیہ بنگال کے لئے خان بہادر چودھری ابو الہاشم خان صاحب کو اور مقامی انجمن احمدیہ کلکتہ کے لئے حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب کو امیر مقرر فرمایا ہے۔ تمام متعلقہ جماعتیں مطلع رہیں۔

نیز حضور نے چودھری مظفر الدین صاحب کو پراونشل امیر کے لئے سیکرٹری اور سارے علاقہ بنگال کیلئے مبلغ مقرر فرمایا ہے۔ جن کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مستقبل قریب میں ہی بھیج دیا جائے گا۔ (ناظر اعلےٰ قادیان)

اخبار احمدیہ

بی۔ اے میں کامیابی میاں عبد العزیز صاحب ولد ڈاکٹر جان محمد صاحب مرحوم نے امسال بی۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے آپ ایمرسن کالج ملتان سے داخل امتحان ہوئے تھے۔ (خاکسار نور محمد اوورسیر نہر عبد الحکیم ضلع ملتان)

درخواست ہائے دُعا ۱۔ میرے بھائی دین محمد صاحب کا ایک مقدمہ ۲ سال سے چل رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار رحمت اللہ ہوگا)

۲۔ آفیسر کمانڈنگ نے خاکسار کے آئی۔ اے اوسی میں بطور وارنیٹ آفیسر کلاس II (اسسٹنٹ سٹور کیپر) کے لئے جانیکی پرزور سفارش فرمائی ہے۔ احبابِ سلسلہ سے گزارش ہے۔ کہ خاکسار کی کامیابی کے لئے خلوصِ دل سے دعا فرمائی جائے۔ (خاکسار بشیر احمد۔ احمدی کلرک۔ دروش)

اعلانات نکاح ۱۔ محمد حیات خانصاحب احمدی کلرک دفتر کورٹ آف وارڈس ملتان کے لڑکے عبد الرحمٰن خانصاحب کا نکاح میاں گوہر دین صاحب ساکن قادیان کی دختر امۃ اللہ بیگم کے ساتھ بعوض چارسو روپیہ حق مہر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ر جون بروز جمعہ پڑھا۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین (۲) مسماۃ عظمت بی بی بنت جمعدار ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ساکنہ موضع گوجروال ضلع لدھیانہ کا نکاح بعوض مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ عبد القدوس پسر مولوی رحیم بخش صاحب ساکنہ موضع تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور کے ساتھ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مورخہ ۶ر جون موضع گوجروال میں پڑھایا۔ احباب دعا کریں۔ کہ یہ نکاح فریقین کے لئے بابرکت ہو۔ (خاکسار عبد الرحمٰن۔ قادیان)

۳۔ ۱۲ر جون مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل نے مسماۃ امۃ الحی صاحبہ بنت بابو عبد الکریم صاحب ساکن گنج مغلپورہ کا نکاح بابو محمد خورشید احمد صاحب ولد شیخ مہر علی صاحب ساکن دھرم کوٹ بگا۔ ضلع گورداسپور کے ساتھ بعوض چار صد روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت بنائے۔

(خاکسار محمد لطیف مغلپورہ)

کونسل آف سٹیٹ کے حلقہ ہائے نیابت پنجاب

کونسل آف سٹیٹ کے حلقہ ہائے نیابت پنجاب کے لئے ایک نئی فہرست انتخاب قواعد انتخاب کونسل آف سٹیٹ کے قاعدہ ۹ (۴) کے مطابق اس وقت زیر ترتیب ہے۔

کونسل آف سٹیٹ کے حلقہ انتخاب کے لئے وہ شخص انتخاب کنندہ کی حیثیت کے اہل ہے جو حلقہ مذکور میں اقامت رکھتا ہو۔ ۲۱ سال کی عمر کا ہو۔ اور اس میں مندرجہ ذیل قابلیتیں ہوں۔

(الف) وہ ایسی زمین کا مالک یا سرکاری مزارعہ ہو۔ جس پر کم از کم ۷۵۰ روپیہ سالانہ مالیہ زمین تشخیص کیا گیا ہو۔ یا

(ب) وہ مالیہ زمین کا جس کی مالیت ۷۵۰ روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو جاگیر دار ہو۔

(ج) فہرست انتخاب کی تاریخ اشاعت سے ماقبل مالی سال میں اس پر ایسی آمدنی پر جو ۱۵ ہزار روپیہ سے کم نہ ہو۔ انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو۔ یا

(د) وہ مجالس وضع آئین و قوانین ہند کے کسی ایوان کا غیر سرکاری ممبر ہو یا رہا ہو یا قانون حکومت ہند ۱۹۱۵ء یا کسی ایسے قانون کے ماتحت جو اول الذکر قانون کی رو سے منسوخ ہو چکا ہو۔ کے ماتحت ترتیب دادہ انڈین لیجسلیٹو کونسل کا غیر سرکاری ممبر رہا ہو یا مجلس وضع آئین و قوانین پنجاب کا غیر سرکاری ممبر ہو۔ یا کسی زمانہ میں ممبر رہا ہو۔ یا

(ہ) پنجاب پراونشل درباری ہو یا۔

(و) کسی ایسی میونسپل کمیٹی کا غیر سرکاری صدر یا نائب صدر ہو یا رہا ہو۔ جو پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۹۱۱ء کے ماتحت قائم کی گئی ہو۔ جس کی آبادی ۲۰ ہزار یا اس سے اوپر ہو۔ یا جو کسی ضلع کے صدر مقام میں واقع ہو۔ یا کسی ایسے ڈسٹرکٹ بورڈ کا غیر سرکاری چیئرمین یا وائس چیئرمین ہو یا رہا ہو جو پنجاب ڈسٹرکٹ بورڈز ایکٹ ۱۸۸۳ء کے ماتحت قائم کیا گیا ہو۔ یا

(ز) برطانوی ہند میں از روئے قانون قائم شدہ کسی یونیورسٹی کی سینٹ کورٹ کا فیلو یا آنریری فیلو یا ممبر ہو یا رہا ہو۔ یا

(ح) کسی مرکزی کوآپریٹو بنک یا یونین کا غیر سرکاری صدر یا نائب صدر ہو۔ جو قانون مجالس امداد باہمی ۱۹۱۲ء کی دفعہ ۲ کے مفہوم میں رجسٹرڈ سوسائٹی ہو۔ یا

(ط) حکومت کی طرف سے شمس العلماء یا مہامہوپادھیایا کے خطاب سے سرفراز کیا گیا ہو۔

(۳) جو اصحاب زیر فقرہ ہائے (الف) (ب) یعنی مالیہ زمین سے متعلقہ قابلیت کی بنا پر انتخاب کنندگان کی حیثیت میں درج رجسٹر ہونے کے اہل ہوں۔ ان سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے اضلاع کے ڈپٹی کمشنر صاحبان کو مطلع کریں دیگر صاحبان براہ مہربانی صاحب جائنٹ سکرٹری حکومت پنجاب محکمہ جات منتقلہ لاہور کو ۱۵ اگست ۱۹۳۵ء سے پہلے مندرجہ ذیل کوائف سے اطلاع دیں۔

(الف) نام (ب) ولدیت (ج) ذات (د) عمر (ہ) پیشہ (و) جائے اقامت اور نام تحصیل و ضلع معہ ڈاک کے پتہ کے (ز) ان قابلیتوں کی مکمل تفاصیل جن کی بناء پر وہ اپنے نام درج کرانے کے دعویدار ہیں

آر جے۔ ایس۔ ڈاڈ ریفارمز کمشنر پنجاب و جائنٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب محکمہ جات منتقلہ۔

شکریہ

شیخ ظہور احمد صاحب سیالکوٹ نے حال ہی میں انصار اللہ سیالکوٹ کو مبلغ تیس روپے کی رقم اس لئے عنایت فرمائی ہے۔ کہ پندرہ روزہ ٹریکٹ شائع کر کے سعید الفطرت اصحاب تک احمدیت پہنچائی جائے۔ میں انصار اللہ سیالکوٹ کی طرف سے شیخ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار خلیل احمد سکرٹری انصار اللہ

یہ رقوم کن مدات کی ہیں

بعض احباب نے رقوم بھیجی ہیں لیکن ان کی تفصیل ہمراہ نہ آنے کی وجہ سے امانت بلا تفصیل میں پڑی ہوئی ہیں۔ حالانکہ متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ رقوم بھیجتے وقت منی آرڈر کوپن یا بیمہ میں تفصیل ضرور لکھ دیا کریں۔ لیکن احباب توجہ نہیں فرماتے۔ جس کی وجہ سے مقامی جماعتوں کے حسابات بھی خراب ہوتے ہیں۔ اور رقوم بھی امانت میں پڑی رہنے کی وجہ سے کسی مصرف میں نہیں آ سکتیں۔ اس لئے احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔

اس وقت مندرجہ ذیل رقوم امانت بلا تفصیل میں پڑی ہیں۔ جن کے نام کے سامنے وہ رقوم درج ہیں۔ ان سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان رقوم کی تفصیل ۲۵ جولائی ۱۹۳۵ء تک بھجوا دیں۔ اگر اب بھی تفصیل نہ آئی۔ تو حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء ان رقوم کو چندہ عام میں داخل کرا دیا جائیگا اس صورت میں حسابات کی خرابی کی ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی۔ ناظر بیت المال

تاریخ وصولی	نام	رقوم
۱۳ ۲/۳۵	سردار علی صاحب بٹی	۱۲/-
۴ ۲/۳۵	شیخ نثار الدین صاحب مکندپور جالندھر	۲۳/-
۴ ۲/۳۵	دین محمد صاحب چک ۹۰/۶۲ بہاولپور	۱۲/-
۷ ۲/۳۵	علی بخش صاحب پٹواری ۷۹/۱۵۲ ضلع ملتان	۳/-
۱۳ ۲/۳۵	عبد اللطیف صاحب سیلون	۵/-
۱۳ ۲/۳۵	امیر الدین صاحب لیاں جھنگ	۵/۱۳/-
۱۶ ۲/۳۵	نواب خان صاحب چک جنوبی سرگودہا	۵/۱۳/-
۱۸ ۲/۳۵	غلام قادر صاحب ننہال جموں	۱۰/-
″	عبد اللہ صاحب جھبٹ لدھیانہ	۱۰/-
″	مستری نواب الدین صاحب قبولا بند سکھر	۵/-
۱۱ ۳/۳۵	چوہدری رحمت خان صاحب ضربدیال ہوشیارپور	۶/-
۱۱ ۳/۳۵	حافظ جمال احمد صاحب ماریشس	۳۰/-
۱۶ ۴/۳۵	اللہ داد صاحب سکھر	۵۰/-
″	B. S. Sotleen. Colombo.	۱/-
۱۸ ۴/۳۵	ڈاکٹر احمد خان صاحب جودھپور	۵۰/۶/-
۷ ۴/۳۵	محمد علی صاحب ڈیرہ غازیخاں	۲۰/-
۲۹ ۴/۳۵	محمد جلال صاحب Padang.	۴/۱۵/-
۲ ۵/۳۵	اللہ دتا صاحب پریم کوٹ گوجرانوالہ	۶/-
۴ ۵/۳۵	پریذیڈنٹ احمدیہ ایسوسی ایشن ماریشس	۱۰/-
۱۲ ۵/۳۵	جماعت دہلی بذریعہ دفتر دعوت و تبلیغ	۷۰/-
۱۳ ۵/۳۵	شیخ محمد بخش صاحب لائل پور	۲۲۵/-
۱۴ ۵/۳۵	فضل حق خانصاحب ٹانڈو	۸۰/-
۱۶ ۵/۳۵	سراج الدین صاحب لاہور	۵۰/-
۱۸ ۵/۳۵	احسن دین صاحب بھینی ننگال کلاں	۲/-
۲۲ ۵/۳۵	شیخ نور احمد صاحب موگہ فیروزپور	۵/-
۲۳ ۵/۳۵	اللہ داد صاحب سکھر	۷۴/۳/-
۲۴ ۵/۳۵	امام بخش صاحب گوندل سرگودہا	۳۵/-
۲۷ ۵/۳۵	کریم الدین صاحب پنسال نویس۔ لاہور	۴/۱۴/-
۲۹ ۵/۳۵	محمد مستقیم صاحب سبزی جودھپور	۸/۱۲/-
۲ ۶/۳۵	بابو فضل احمد صاحب لاہور	۱/۳/-
۶ ۶/۳۵	شیخ حسن صاحب یادگیری	۵۰/-
۱۵ ۶/۳۵	چوہدری محمد شفیع صاحب متھرا۔ چھاؤنی	۳۶/۱۱/-
۱۷ ۶/۳۵	ولی اللہ صاحب پونہ	۷۳/۱/-
″	سعد الدین صاحب احمدی پور جہلم	۵۰/-
″	احمد حسین صاحب تیماپور	۱/-
۲۲ ۶/۳۵	فیروز الدین صاحب آبادان	۶۰/-
″	قاضی محمد سعد اللہ صاحب کھنہ لدھیانہ	۲۳/۹/-
″	چوہدری کریم صاحب پورنا بھہ	۳۲/-
″	محمد رفیق صاحب آبادان	۳۰/-
″	سیٹھ صدیق نصیر احمد صاحب حیدرآباد سندھ	۲/-
۲۵ ۶/۳۵	ملک نصر اللہ خانصاحب کمپالا افریقہ	۷۵۰/۸/-
″	سید فضل محمد صاحب گوکھوال لائل پور	۲۶/-
″	عبد الکریم صاحب گیلن جالندھر	۹/۱۰/-
۲۶ ۶/۳۵	ایم بشیر احمد صاحب میرٹھ	۷/-
۲۹ ۶/۳۵	ڈاکٹر احمد خانصاحب جودھپور	۵۳/۶/-

تعاون! تعاون!! تعاون!!!

بعض باتیں دنیا میں اس قدر مشہور ہو جاتی ہیں۔ کہ سننے دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں۔ اور سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کس طرح مشہور ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ ان باتوں میں حقیقت کچھ نہیں ہوتی۔ مثلاً یہ کہ جن۔ بھوت جنگلوں اور ویرانوں میں رہتے ہیں۔ اور لوگوں کو چمٹ جایا کرتے ہیں۔ پھر ان کو چھوڑتے نہیں۔ جہانتک کہ کوئی بھینٹ یا چڑھاوا یا نذر نیاز نہ دی جائے۔ یا کسی کامل پیر سے تعویذ حاصل کیا جائے۔ یا کوئی منتر جنتر پڑھکر پھونکیں ماری جائیں۔ یا جس طرح پنجاب کے دیہات میں رواج ہے۔ کہ کچھ لوگ نیچ قوم سے تعلق رکھنے والے سات آٹھ آدمیوں کی ٹولی مل کر بیمار کو زمین پر لٹا دیتے ہیں۔ اور کچھ ادویہ کو آگ پر ڈال کر مریض کو دھونی دیتے ہیں اور اس کے ارد گرد ڈھولک اور جھانجھ بجاتے اور کچھ گاتے ہیں۔ اور بیمار جو پہلے ہی پاگل ہوتا ہے۔ یا عورت ہے تو ہسٹیریا (اختناق الرحم) کی ماری ہوئی ہوتی ہے اس کے نتھنوں میں مستورہ وغیرہ کی دھونی جب جاتی ہے۔ اور اس کے ارد گرد شور پڑتا ہے۔ تو پھر وہ مریض یا مریضہ بکواس شروع کر دیتی ہے۔ ڈھولک بجانے والا خود ایک نام لیکر کہتا ہے۔ کہ کیا تو نرسنگھ دیو یا بھوت ہے۔ یا تو ٹونا چماری بھوتنی ہے؟ وہ مریض بھی جواب میں کہتا جاتا ہے۔ کہ ہاں "میں نرسنگھ دیو ہوں" یا "میں جماں جن ہوں"۔ اس عمل کو پنجاب میں جڑیاں کھلانا کہتے ہیں۔ ایسے ایسے توہمات اس قدر دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ پھر دیو پریوں کے قصے کہانیاں۔ سن کر ایک دانا آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ حالانکہ ان میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔ بعینہٖ یہی حال یورپ و امریکہ کی پیٹنٹ ادویہ کا ہے۔ ان میں حقیقت کچھ بھی نہیں۔ مگر ہندوستان بھی عجیب مٹی سے بنا ہوا ہے۔ اچھے خاصے لکھے پڑھے انگریزی دان اس مرض میں زیادہ مبتلا ہیں۔ عمدہ سے عمدہ اور زہروں سے پاک صاف دیسی ادویہ کو چھوڑ کر یورپ و امریکہ کی پیٹنٹ ادویہ پر اپنی جان بھی قربان کر دینگے۔ اور ہزار ہا روپیہ خرچ کرتے چلے جائینگے۔ فائدہ خاک بھی نہیں ہوگا۔

اگر ایسی پیٹنٹ ادویہ کے نتائج کے شمار و اعداد کو جمع کیا جائے۔ تو یقیناً پچانوے (۹۵) فیصدی نتیجہ قبل نکلیگا۔ اور جو پانچ فیصدی کامیابی ہوتی ہے۔ وہ بھی دراصل ادویہ کی خوبی نہیں ہوتی۔ بلکہ اتفاقیہ اور سطحی ہوتی ہے۔ یا محض خوش اعتقادی ہوتی ہے۔ میں قوم کے بزرگوں اور سمجھدار طبقہ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنا روپیہ اور وقت یورپ و امریکہ کی پیٹنٹ ادویہ پر ضائع نہ کریں۔ اس طرح قوم اور ملک کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ ایک قوم اور ملک کی ذہنیت خراب ہوتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے ملک کے طبیب حکیم کچھ کر نہیں سکتے۔ جو کچھ کر سکتے ہیں یورپ و امریکہ کے ہی کر سکتے ہیں۔ دوسرا جو روپیہ قوم اور ملک میں رہنا چاہئے تھا۔ وہ دوسری قوم اور دوسرے ملک کے ہاتھوں چلا گیا۔

ہمارے مطب میں بفضلِ خدا ہر مرض کا علاج اچھی طرح تشخیص کر کے بڑی کوشش سے کیا جاتا ہے۔ عام طور پر جو صاحب مطب میں آکر بیماری کی تشخیص کرانا چاہیں۔ فیس ۲ دو روپے۔ لیکن بعض صورتوں میں جبکہ بیماری پیچیدہ ہو۔ تو تین روپے سے پانچ روپے تک فیس لیتا ہوں۔ جو صاحب پیشاب کو باقاعدہ امتحان کرانا چاہیں۔ تو ایک بار امتحان کرنے کی فیس ۲ دو روپے ہے۔ پیشاب میں یورک ایسڈ۔ شکر۔ ایلبیومن۔ فاسفیٹ وغیرہ سب چیزیں بڑی احتیاط سے دیکھی جاتی ہیں۔ مذکورہ بالا فیس صرف ایک چیز بتلانے کے لئے ہے۔

اگر باہر کے لوگوں نے مشورہ لینا ہو۔ تو وہ اس طرح کر سکتے ہیں کہ سب کے سب حالات و کیفیاتِ بدنی پورے طور پر تحریر کر کے پھر جو جو کچھ ہم بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں۔ ان کے جوابات دیکر پوری تشخیص ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں خط و کتابت کا خرچ فیس کے ساتھ ہی پیشگی بھیج دینا چاہئے۔

نیز جو صاحب باہر سے پیشاب کا امتحان کروانا چاہیں۔ وہ ایک اونس پیشاب صاف شیشی میں ڈال کر خوب احتیاط سے بند کر کے منہ پر لاکھ گرم کر کے لگا دیں۔ اور وہ شیشی بذریعہ پارسل ہمارے مطب میں بھیجدیں۔ نتیجہ سے خبر دی جائے گی

مرگی:۔ انکو طب میں صرع اور ڈاکٹری میں ایپی لیپسی کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے ہم نے پورانی عربی کتب سے ایک نسخہ تلاش کر کے بڑی کوشش سے اجزاء مہیا کر کے تیار کیا ہے۔ اس دوا کا بیماری کی حالت و کیفیت کے مطابق چھ ماہ سے لیکر ایک سال تک استعمال رہنا چاہئے۔ قیمت ایک ماہ کے لئے ۲ دو روپے۔

اختناق الرحم:۔ اس کو ڈاکٹری میں ہسٹیریا کہتے ہیں۔ اور ہندوستان کے توہم پرست الخواتین یا جن بھوت کا سایہ کہتے ہیں۔ یہ مرض عموماً جوان مستورات کو ہوتا ہے۔ اس مرض کیلئے بھی پورانی عربی کتب سے ایک نسخہ تیار کیا گیا ہے۔ اس دواء کا استعمال بھی بیماری کی حالت و کیفیت کے مطابق ہے۔ ایک ماہ کیلئے دواء کی قیمت ۲ دو روپے ہے۔

نوٹ:۔ ان دونو بیماریوں کا یہ علاج عارضی نہیں بلکہ مستقل ہے۔

گردے کی پتھری:۔ اسکو طب میں حصاۃ الکلیٰ اور ڈاکٹری میں سٹون اِن دی کڈنی کہتے ہیں یہ تین قسم کی ہوتی ہے۔ جو پیشاب کے امتحان کرنے سے معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ کس قسم کی ہے۔ اس مرض کیلئے ہمارے مطب میں چھ ادویہ تیار ہیں۔ سردست پہلی دواء کا ذکر کرتا ہوں:۔

اس دوا کے استعمال سے پتھری پیشاب میں حل ہو کر یا ریزہ ریزہ ہو کر بشکل ریت کے خارج ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس دوا کی مدت استعمال پتھری کی مقدار کے مطابق ہوتی ہے۔ جو تین ماہ سے چھ ماہ تک ہے۔ ایک ماہ کے لئے دواء کی قیمت ۲ دو روپے ہے۔

نوٹ:۔ گردے کا درد چونکہ پتھری کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا یہی علاج درد کا ہے۔

حکیم مولوی نظام الدین ممتاز الاطباء۔ قادیان ضلع گورداسپور

وصیت نمبر ۴۳۴۹

منکہ پیر محمد ولد غلام قوم جٹ باجوہ پیشہ زمینداره عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۰۵ء ساکن داتا زیدکا ڈاکخانہ قلعہ سوبہ سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵-۳-۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے تخمیناً آٹھ بیگھہ اراضی واقعہ موضع داتا زیدکا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میری ملکیت ہے۔ علاوہ ازیں مواضعات چھینے کے تحصیل نارووال گھمڑ والی و کھرالہ تحصیل پسرور جاتری کے تحصیل شاہدرہ میں کچھ اراضیات میرے پاس رہن ہیں زر رہن تخمیناً ۲۵۰۰ ہزار یا کم و بیش ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ جس قدر میری جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت کردہ کی قیمت میں سے کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر حصہ وصیت شدہ میں مجرا دی جائیگی۔ علاوہ زمیندارہ کے میری کوئی آمد نہیں ہے فقط بقلم ظفر اللہ خان بیرسٹر ایٹ لاء حال وارد داتا زیدکا ۳۵-۳-۴

العبد:۔ چودھری پیر محمد موصی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ فیض احمد پسر پیر محمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد دیوان پسر پیر محمد نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ خوشی محمد ولد پیر محمد ساکن داتا زیدکا۔ گواہ شد: عبداللہ خان امیر جماعت احمدیہ داتا زیدکا بقلم خود۔ گواہ شد:۔ اللہ دتا دوکاندار بقلم خود

رشتہ کی ضرورت ہے

ایک خوش شکل نیک سیرت اعلیٰ تعلیم یافتہ شریف خاندان کی ۲۵ سالہ نوجوان احمدی بیوہ لڑکی سے رشتہ کے لئے (پچھلے خاوند سے کوئی اولاد نہیں) ضرورت مند اصحاب جن کی عمر ۳۰ اور ۴۰ سال کے درمیان ہو۔ مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست کریں۔ ذات پات اور علاقہ کا کوئی خیال نہیں صرف شریف احمدی برسر روزگار ہو۔ ایچ۔ بی معرفت حضرت مکرمی ڈاکٹر شمس الدین صاحب مدظلہ۔ ترا ابراہیم خان دہلی

رعایت کا آخری موقعہ

جو لوگ اپنے خطوط ۱۵ و ۱۶ جولائی ۱۹۳۵ء کو ڈاکخانہ میں ڈالینگے انہیں ایک روپے کی چیز آٹھ آنے پر ملے گی۔

بعض دوستوں کی طرف سے خطوط آئے ہیں کہ وہ کئی ایک مجبوریوں کی وجہ سے گذشتہ رعایت کی مقررہ تاریخوں پر اپنے خطوط ارسال نہیں کر سکے اس لئے انہیں ایک اور موقعہ دیا جائے، لہذا محض ایسے دوستوں کی خاطر ۱۵ و ۱۶ جولائی ۱۹۳۵ء کو آخری موقعہ دیا جاتا ہے، اس کے بعد پھر کوئی رعایت کا موقعہ نہیں رہے گا۔

موتی سرمہ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر، ککرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندا، ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ صرف دو روپیہ آٹھ آنہ، نصف قیمت ایک روپیہ چار آنہ، محصول ڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپ کو بھی یہی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت ہی مفید پایا، گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا، اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور بوڑھوں کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سرِ نو زندگی حاصل کر چکے ہیں، اگر آپ بھی عمدہ صحت پا کر پُر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں، طیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کے دور کرنے کیلئے بھی بے نظیر چیز ہے، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر "الحکم"

اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نہایت مسرت اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز دل سے آپ کو یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی، اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیجدی اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں وہ لکھتا ہے کہ "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے، اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے، اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی، میں نے استعمال کرنی شروع کر دی جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ الحمدللہ! اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے، بھوک خوب لگتی ہے، جو کھاؤں سو ہضم، چہرہ پر بشاشت، جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت اعلیٰ دوا ہے، ایک شیشی اور روانہ کر دیں"

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لختِ جگر پر بے نظیر اثر کیا ہے، میں جب خود ولایت میں تھا، تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا، اس کی صحت مخدوش تھی اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا، مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ ان خطرات سے اسے بچا لیا، اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اپنا اعجازی اثر کیا ہے، میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے، میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے، اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزا شامل ہیں، سونے کا کشتہ، کستوری، عنبر، یومبین وغیرہ، اس کے فوائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے، مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے، ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بے چینی، سستی، اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے، لاگت کے مقابلہ پر قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے، نصف قیمت دس روپے، محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر بشیر محمد صاحب حالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ سنڈیمن ضلع کوہاٹ سے لکھتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی ایک مریض جسکی عمر چالیس سال سے متجاوز ہو چکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی، آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے، اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ ۱۴ دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت تین روپے، نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ، محصول ڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں، جو دانتوں کی کل بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے ایک روپیہ نصف ۸/ محصول ڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے، غرض اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر، اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی ہر درد جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے، سر کے درد، پسلی کے درد، گنٹھیا کے درد، عرق النساء کے درد، قولنج کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے، ناسور، جلے ہوئے، آبلوں، متلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے تریاق، قصہ کوتاہ، قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے، مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے، قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ نصف قیمت ایک روپیہ دو آنہ، محصول ڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ، مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکنا، سر چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، اُٹھتے وقت تارے سے دکھائی دیتے، بیچینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو، ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا، ایک ماہ کی خوراک جس میں ۵ تولہ دوا ہے۔ قیمت پانچ روپے، نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤ گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، اسہال، ریاح، کھانسی دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے، قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ، اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ اس لئے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں، گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے ایک سو گولی کی قیمت دو روپیہ نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے، علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتی ہے، بدقسمتی سے جسے اسکی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوڑنا بہت مشکل ہو جاتا ہے، ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دینگی، قیمت یکصد گولی دو روپیہ، نصف قیمت ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ

مچھر پروف

جس کی بو سے مچھر بھاگ جاتا ہے، دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے قیمت ایک روپیہ چار آنہ نصف قیمت دس آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال صفائی

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (ضلع گورداسپور پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نتھیا گلی ۸ جولائی۔ کابل کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومتِ افغانستان و ایران میں جو تنازعات سرحد کے متعلق پیدا ہو گئے تھے۔ اور جن کے نتیجہ میں ایک نہایت ناخوشگوار فساد رونما ہوا تھا۔ اس کا فیصلہ بخیر و خوبی ہو گیا ہے۔ دونوں حکومتوں نے فخرالدین پاشا ترکی سفیر متعینہ طہران کی ثالثی کو قبول کر لیا تھا۔ اور فخرالدین پاشا نے ہر دو ممالک کے نمائندوں کی معیت میں سرحدات کا معائنہ کر کے فیصلہ کیا۔ جسے منظور کر لیا گیا۔

لنڈن ۸ جولائی۔ لیگ آف نیشنز کا سیکرٹری جنرل ایونبول لنڈن آ رہا ہے دورانِ قیام میں وہ برطانیہ کے نئے وزیر خارجہ سر سیموئل ہور سے پہلی مرتبہ ملاقات کرے گا۔ اور لیگ سے متعلق مسائل پر مسٹر انتھونی ایڈن وزیر امور لیگ سے بھی گفت و شنید ہو گی۔

لاہور ۸ جولائی۔ مسجد شہید گنج کے انہدام کے متعلق ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ سکھوں کی طرف سے مسجد کا انہدام ۸ جولائی علی الصبح شروع ہو گیا۔ حکومت نے افسوس ظاہر کیا ہے۔ کہ سکھوں نے اچانک طور پر یہ کارروائی کرنا مناسب سمجھا جس سے تصفیہ کے تمام مواقع جاتے رہے۔ فرقہ وارانہ فساد کے خطرہ کو کم کرنے کے لئے وسیع پیمانہ پر احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا ہے۔ جس کی رو سے ۸½ بجے شام سے لے کر ۵½ بجے صبح تک کسی شخص کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہ ہو گی۔ نیز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہ اعلان بھی جاری کیا ہے۔ کہ جو آدمی کسی پر قاتلانہ حملہ کرتا ہوا پایا جائے گا۔ اس کو اسی جگہ گولی کا نشانہ بنا دیا جائے گا۔ نیز اخبارات پر سنسر قائم کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۸ جولائی۔ اٹلی کے ایک باشندے کیپٹن فینیلی نے جو ایک اٹلی اخبار کا ایڈیٹر بھی ہے۔ دارالعوام کی لیبر پارٹی کے نائب لیڈر میجر ایٹلی کو کشتی لڑنے کا چیلنج دیا ہے کیپٹن فینیلی کو میجر ایٹلی کی تنقیدات پر جو انہوں نے دارالعوام میں اطالیہ اور حبش کے تنازعہ کے سلسلہ میں کی تھیں۔ اعتراض ہے۔ میجر ایٹلی نے چیلنج نامنظور کر دیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ جھگڑوں کے تصفیہ کے لئے کشتی لڑنا ایک وحشیانہ اور عدیم الاستعمال طریقہ ہے۔

روم ۸ جولائی۔ اٹلی کے وزیر پرواز نے سائنور مسولینی کے دو بیٹوں ویٹوریو اور برونو کی درخواست کو مشرقی افریقہ میں اطالیہ ہوائی طاقت میں بطور والنٹیر کام کرنے کے لئے منظور کر لیا ہے۔

لاہور ۸ جولائی۔ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے اس خبر کے سلسلہ میں کہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے دفتر میں تین ہزار چھتر روپے کا غبن ہو گیا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو اطلاع دی ہے۔ کہ مذکورہ خبر دوسری لاہور پبلک ہیلتھ ڈویژن کے دفتر سے متعلق ہے۔ اور جس معاملے کے متعلق پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

الہ آباد (بذریعہ تار) ایک بیمہ شدہ پیکٹ کو جس میں ایک ہزار روپیہ کے نوٹ تھے۔ مرزاپور پوسٹ آفس کے اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر افضل نامی نے اسے چھپا لیا۔ اب یہ معاملہ برائے سماعت سشن سپرد کیا گیا ہے۔

برلن ۸ جولائی۔ کابینہ جرمنی نے حال ہی میں ایک قانون پاس کیا ہے۔ جس کے رو سے ہر اس مرد اور عورت کو جس کی عمر ۱۷ اور ۲۵ سال کے درمیان ہو جبری طور پر مزدوری کرنے کا حکم ہے۔ تاحال مزدور کیمپوں میں ملازمت اختیاری ہوتی تھی۔ اقتصادی نقطہ نگاہ سے یہ رویہ بیکاروں کی تعداد کو کم کرنے کا موجب ہو گا۔ یہودی لوگ یا وہ لوگ جو یہودیوں سے تعلقات ازدواجی رکھتے ہیں۔ اس قانون کی حدود سے باہر ہیں۔

پونہ (بذریعہ ڈاک) صوبہ سندھ کے علیحدہ ہو جانے کی وجہ سے اس صوبہ کے لئے جو مالی حالات رونما ہو گئے ہیں ان پر غور کرنے کے لئے گورنمنٹ ہاؤس پونہ میں مسٹر جے۔ سی۔ نکسن ایڈیشنل فنانشل سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا۔ آنریبل خان بہادر ڈی۔ بی۔ کوپر فنانس ممبر اور مسٹر سی۔ جی۔ فریک فنانشل سکرٹری کے درمیان میٹنگ ہوئی۔ یہ بحث و تمحیص باضابطہ رنگ میں نہیں ہے۔ اس لئے اسے مشتہر نہیں کیا جائیگا۔ یہ بات ابھی اب تک معلوم نہیں ہو سکی۔ کہ یہ اور دیگر ایسے معاملات کسی نہ کسی شکل میں ریفارم بل میں داخل کر دئے جائیں گے۔ یا ان کا فیصلہ وزیر ہند گورنر جنرل با جلاس مشورہ کرنے کے بعد خود کریں گے۔

بخارسٹ ۸ جولائی۔ ساٹھ ہزار مسلمانوں کی ایک جماعت جنوب مشرقی رومانیا سے ترک وطن کر کے بذریعہ ترکی جہاز ترکی کی طرف روانہ ہو گئی ہے۔ مصطفےٰ کمال پاشا نے انہیں ایشیا کوچک میں زمینیں دینے کی پیشکش کی ہے۔ یہ ترک وطن کا سبب رومانیا میں اقتصادی ابتری ہے۔

سری نگر ۸ جولائی۔ کشمیر میں ہیضہ کی وبا پھیل رہی ہے۔ ۵ جولائی کو ہیضہ کے چودہ کیس ہوئے۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ پچیس تازہ کیس رونما ہوئے ہیں۔

بمبئی ۸ جولائی۔ آج "وکٹوریا" جہاز کے ذریعہ سر تیج بہادر سپرو۔ سر منو بھائی۔ نواب لیاقت حیات خان اور حیدرآباد دکن کے شہزادہ اور شہزادی پہنچ گئے ہیں۔

شنگھائی ۸ جولائی۔ دو ہزار رضاکاروں نے جو پچھلے ہفتے پیکنگ پر حملہ آور ہوئے تھے گروہ میں سے باقی ماندہ ہیں۔ چانگ چین میں پر اجتماع کیا۔ اور پمفلٹ تقسیم کئے۔ جن میں انہوں نے اعلان کیا۔ کہ وہ شہر پر ہلہ بول دیں گے۔ ملٹری کونسل نے ان کی مدافعت کے لئے شمالی سرحدوں پر افواج جمع کر لی ہیں۔

نینی تال ۸ جولائی۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے مندرجہ بیان پریس میں شائع کرایا ہے۔ "گورنمنٹ آف انڈیا بل کی دفعہ ۳۰۴ کے متعلق جو بیان حکومت ہز میجسٹی کی طرف سے گورنمنٹ آف انڈیا نے شائع کیا ہے۔ اگرچہ ہمیں تیقن کے درجے تک لے جاتا ہے۔ مگر مسلمانوں کی تشویش اس سے پوری طرح دور نہیں ہوئی۔ اور چونکہ انڈیا بل میں فرقہ وارانہ فیصلہ کو قانونی طور پر تسلیم نہیں کیا گیا۔ اس لئے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ کسی مستقبل زمانے میں کوئی گورنمنٹ کسی مصلحت کی بناء پر اس کو نظرانداز کرنے کا اقدام کرے۔ لہٰذا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخاب اور اقلیتی صوبوں میں ان کے ویٹیج کے وعدے کو انڈیا بل میں داخل کیا جائے؟

کابل (بذریعہ ڈاک) افغانستان میں زمیندارہ لگان کے بقایا کی معافی کی خبریں کثرت سے موصول ہو رہی ہیں بہت سے علاقوں میں کثرت سے مالیہ کی رقوم معاف کی گئیں۔ جس سے حکومت افغانستان کی ہمدردی اور رعایا پروری کا کافی ثبوت ملتا ہے۔

بمبئی ۷ جولائی۔ مسٹر ولبھ بھائی پٹیل جو گذشتہ ایک ماہ سے یرقان میں مبتلا تھے۔ رو بصحت ہو رہے ہیں۔

برلن ۸ جولائی۔ "ہٹلر نوجوان تحریک" کی جو چھ کروڑ ممبروں پر مشتمل ہے۔ اور طالب علموں کی ایک انجمن کی رکنیت ریشناغ یوتھ لیڈر نے تمام جرمن طالب علموں کے سامنے پیش کی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

ضمیمہ اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۱

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

روزنامہ

الفضل

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک پیسہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۹

جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی المناک حادثہ

جماعت احمدیہ کی ایک محبوب و محترم ہستی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے حملہ کی مزید تفصیلات

قادیان ۹ جولائی۔ احراریوں کے خاص منصوبہ اور سازش کے ماتحت کل ایک ادنےٰ طبقہ کے غنڈے نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر جو حملہ کیا۔ اس کی مختصر اطلاع آج صبح شائع ہونے والے "الفضل" میں درج کر دی گئی تھی۔ لیکن چونکہ جماعت احمدیہ میں اس المناک حادثہ کی وجہ سے بے حد جوش پایا جاتا ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بارے میں جن امور کی اطلاع اس وقت تک ہمیں پہنچ چکی ہے۔ اور جو تفصیلات سننے میں آئی ہیں۔ وہ احباب جماعت کے سامنے پیش کر دی جائیں:

چونکہ اس قسم کے حادثہ کا خطرہ کئی دنوں سے پیدا ہو چکا تھا۔ اور اس بارے میں احراریوں کے بد ارادوں کے متعلق اطلاعات برابر پہنچ رہی تھیں۔ اس لئے ایک طرف تو ہم نے اخبار "الفضل" ۱۸ جون میں ذمہ وار حکام کو توجہ دلانے کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا ذکر کر کے لکھا کہ "یہ شرارت محض اس لئے کی جا رہی ہے۔ کہ عوام کو ان واجب الاحترام ہستیوں کے خلاف اشتعال دلایا جائے۔ جن کے پسینہ کی جگہ ہر احمدی اپنا خون پیش کرنا سعادت سمجھتا ہے۔ اور اس طرح فساد پیدا کرنے کی راہ نکالی جائے جس کیلئے احراری تلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ نہایت ادنیٰ طبقہ کے احراری علے الاعلان یہ کہتے ہوئے سنے گئے ہیں۔ کہ احمدیوں کی واجب الاحترام ہستیوں کے گلے پڑ جاؤ۔ اور ان کی تذلیل کرو۔ تا کہ فساد کھڑا ہو"۔ اور دوسری طرف ۲۷ جون کو ایک چٹھی سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور۔ ڈی۔ ایس۔ پی۔ انسپکٹر جنرل پولیس اور چیف سیکرٹری صاحب گورنمنٹ پنجاب کی خدمت میں ارسال کر دی۔ کہ احراریوں کی طرف سے اس قسم کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت کے معزز اشخاص اور خواتین کو چھیڑ کر نقض امن پیدا کریں:

آخر اس خطرہ نے واقعہ کی صورت اختیار کر لی۔ جس کے متعلق حسب ذیل تفصیلات سننے میں آئی ہیں:-

سنا گیا ہے۔ کہ کل دو بجے بعد دوپہر حملہ آور کو جس کا نام خلیفہ ہے۔ اور جو قادیان کے ایک تکیہ کے فقیر کا بیٹا ہے عبدالسلام احراری ولد ڈاکٹر عبداللہ کے مکان پر دستک دیتے ہوئے دیکھا گیا۔ اور بیٹھک کا دروازہ کھلنے پر وہ اس کے اندر داخل ہو گیا۔ جہاں کچھ دیر تک وہ دونو آپس میں باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد اڑھائی بجے سے لے کر وقوعہ کے وقت تک اسے مسجد خوجیاں اور ملا عبداللہ احراری کی دوکان اور مکان کے قریب لاٹھی لئے ہوئے دیکھا گیا۔ اور بعض نے اس کے منہ سے اس قسم کے فقرات بھی سُنے کہ جس کا میں انتظار کر رہا ہوں۔ وہ نہیں گزرتا۔ آج میں مر جاؤنگا۔ یا کسی کو مار دوں گا جس کی مجھے انتظار ہے معلوم نہیں۔ آج وہ کہاں چلا گیا:-

اس وقت ملا عبداللہ احراری کی دوکان میں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے دیکھے گئے ان میں سے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔ کہ کچھ پرواہ نہیں۔ جو کچھ ہوگا خرچ کر دیا جائیگا یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ وقوعہ کے کچھ دیر پہلے ایک احراری رحمت نامی گھمار موقعہ کے قریب دیکھا گیا۔ اور وقوع کے معًا بعد وہ مہر دین آتش باز کے گھر سے جو قریب ہی ہے۔ باہر کو جھانکتا ہوا نظر آیا۔ اس عرصہ میں جبکہ حملہ آور تاک میں کھڑا تھا۔ بعض اور احراری بھی اس سے باتیں کرتے ہوئے دیکھے گئے

۶ بجے کے قریب جب وہاں سے حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب بائیسکل پر گزرے۔ تو اس نے لاٹھی سے ان کے سر پر وار کیا۔ لیکن سائیکل کے آگے بڑھ جانے کی وجہ سے اس کا وار حضرت صاحبزادہ صاحب کے کولے پر پڑا۔ اس پر جب آپ سائیکل سے اُتر رہے تھے۔ تو اس نے دوسرا وار پھر سر پر کیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنا سر بچانے کے لئے بایاں بازو آگے کیا اور اس طرح دوسری چوٹ اس بازو پر لگی۔ اس کے بعد حملہ آور فوراً بھاگ کھڑا ہوا۔ اور اس گلی میں گھس گیا۔ جہاں ایک مکان میں احراری رہتے ہیں حادثہ کے معًا بعد حضرت صاحبزادہ صاحب ایک منٹ کے اندر اندر پولیس چوکی میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں وقوعہ کی تحریری رپورٹ دی۔ اس پر انچارج صاحب چوکی حملہ آور کی تلاش میں نکلے۔ لیکن وہ تاحال گرفتار نہیں ہو سکا

افواہاً سنا گیا ہے۔ کہ احراریوں نے وقوعہ کے بعد اسے ایک مکان میں رکھا۔ جہاں اسے دودھ وغیرہ پلایا گیا۔ اور رات کو اسے دیانگر روانہ کر دیا۔ تاکہ وہاں کے کسی ذمہ وار آدمی سے جو احراریوں کا ہمدرد بتایا جاتا ہے۔ یہ کہلایا جائے۔ کہ وقوعہ کے وقت وہ قادیان میں موجود ہی نہ تھا۔ بلکہ دیانگر میں تھا:-

ایک افواہ یہ بھی سنی گئی ہے۔ کہ اُسے مصنوعی زخم لگا کر یہ صورت بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ اس پر حملہ کیا گیا تھا۔ بہرحال اس وقت تک حملہ آور کے گرفتار ہونے کی کوئی اطلاع نہیں یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ وقوعہ کے بعد رات کو ایک ذمہ وار افسر کو مقامی پولیس افسر سے یہ کہتے ہوئے سُنا گیا۔ کہ تم کن باتوں میں پڑے ہوئے ہو۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ احمدیوں کو گرفتار کیا جائے۔ جہاں احمدیوں کا مجمع دیکھو۔ گرفتار کر لو۔ اس قسم کی افواہیں چونکہ سخت بے چینی پیدا کرنے والی ہیں۔ اس لئے حکومت کو چاہئے۔ کہ ان کے متعلق تحقیقات کر کے پبلک کو مطمئن کرے۔

اس حادثہ کی خبر چونکہ ہر احمدی پر بجلی کی طرح گری۔ اور مقامی جماعت میں بے حد غم و الم پیدا ہو گیا۔ اس لئے جماعت کے ذمہ وار اصحاب نے فوری طور پر یہ انتظام کیا۔ کہ ہر محلہ کے احمدیوں کو صبر کرنے اور پرامن رہنے کی تلقین کی گئی۔ اس کے بعد رات کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں معززین جماعت نے احمدیوں کو پُرامن رہنے کی نصیحت کی۔ چونکہ جماعت میں قدرتی طور پر بے حد جوش تھا۔ اس لئے جلسہ کے انعقاد سے قبل جب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ڈی۔ ایس۔ پی کی خدمت میں رات کے نو اور دس بجے کے درمیان گئے۔ تو انہوں نے تسلی دی۔ اور کہا۔ آپ لوگوں کے جوش کو دبانے کی کوشش کریں۔ اور انہیں کہیں کہ جلسہ سے فارغ ہو کر پُرامن اپنے گھروں کو چلے جائیں۔ ہم ہر طرح ملزم کو پکڑنے کی کوشش کرینگے۔ اس بات کا اعلان خانصاحب نے جلسہ میں کر دیا۔ چنانچہ لوگ خاموشی کے ساتھ گھروں کو چلے گئے۔ مگر پبلک نہایت بیتابی کے ساتھ پولیس کے وعدہ کے پورا ہونیکا انتظار کر رہی ہے:-

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی